السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

کے عصماء بنت مروان الیہودیہ کے قتل کرڈالنے کے واقعہ   بنوخطمہ کے امام اورقاری حضرت عمیر بن عدی الخطمی

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

کے عصماء بنت مروان الیہودیہ کے قتل کرڈالنے کے واقعہ کو خافظ نے ''اصابہ،، 3 34 میں بحوالہ واقدی وابن السکن وابواحمد العسکری وابوالعباس السراج وبغوی   بنوخطمہ کے امام اورقاری حضرت عمیر بن عدی الخطمی ذکرکیا ہے۔ واقدی کی روایت میں اتنی اورزیادتی بھی ہے   ''فکان (ای رسول اللہ ﷺ) اول من قالھا (ای الجملة المذکورة) فسار بھا المثل اورابن عبدالبر نے ''استیعاب،، میں جملہ مذکورہ کے آخرمیں یہ الفاظ بھی ذکرکیے ہیں ''فی داربنی خطمة،، یعنی عصماء کے قتل کی وجہ سے محلہ بنی خطمہ میں دو بکریاں بھی نہیں لڑیں گی۔

عصماء کے واقعہ قتل کوابن ہشام نے بھی سیرة 2 637 میں نقل کیا ہے۔جملہ مذکورہ ''لا ینتطح فیھا عنزان،، کا مختصر ترین الفاظ میں یہ مطلب ہے أی أن شأنھا ھین، لایکون فیھا ثار ولا اختلاف اس مضمون ومفہوم اورمنشاء مطلب کوابن اثیر جزری نے نہایہ 4 162 میں بایں الفاظ بیان کیا ہے : ''أی لایلتقی فیھا اثنان ضعیفان، لأن النطاح من شأن التیوس والکباش لا العنوز، وھو إشارة الی قضیة مخصوصة، لایجزی فیھا ونزاع،، انتھی .

ابن درید کا مقصدیہ کہ آنحضرت ﷺ اس فقرہ میں اصناف غنم میں سے خاص غنز (الانثی من المعز) بیان کیا ہے یعنی : بکری کواس لئے ذکر فرمایا بکری درسری بکری کوسونگھ کرالگ ہوجاتی ہے۔ لڑتی نہیں ہے۔بخلاف ینڈھے اورزدنبے کے، اوربکرے بھینسے اورسانڈ کے کہ وہ فوراخود آپس میں لڑنے لگتے ہیں۔ مقصدیہ ہے کہ عصماء کے قتل کاواقعہ حق بجانب ہونے کی وجہ سے ایک بہت معمولی اورحقیر واقعہ ہے۔اس کی وجہ سے کوئی نزاع اورباہمی اختلاف وسقاق نہیں رونما ہوگا، اس کی خاندان میں کوئی بھی اس کی قصاص اورخون کے بدلے کا طلب گار نہیں ہوگا، وہ اپنی جرم عظیم کی وجہ سے مباح الدم تھی اپنے کیفر کردار کوپہنچ گئی، اس لیے اے عمیر! تم کوکوئی اندیشہ اورفکر نہیں کرنا چاہیے۔

کومقولہ ''لا تحبق فیھا عنز،، (وفی أسد الغابة 3 394)، ''عناق،، (وھی الأنثی من أولاد المعز قبل استکمالھا السنة) ابن درید آگے یہ بیان کررہے ہیں کہ آں حضرت ﷺ کا یہ ارشاد جوصرب المثل ہوگیا ہے کہ عدی بن حاتم سے مطمئن نہیں تھے۔ بلکہ ایک طرح سے ان سے ناخوش تھے، ان کا   حضرت عثمان   کے موقع پر کہا تھا۔ عدی بن حاتم   سے کہیں زیادہ بلیغ اوربر محل وبمطابق واقع اورشائستہ ولطیف ہے۔جس کوانہوں نے شہادة عثمان کی شہادت کے تیجہ میں پش آئی تھی، حضرت عثمان   کے قتل کا واقعہ اتنا معمولی اورغیر اہم ہے کہ اس سلسلہ میں بکریاں پادیں گی بھی نہیں، لیکن جب جنگ جمل یا صفین میں جوحضرت عثمان   مقصدیہ تھا کہ حضرت عثمان سے کسی نے یا کی معاونت کے موقع پر حضرت عدی کی ایک آنکھ پھوڑدی گئی، اوران کے بیٹے محمد قتل کردیےگئے اوردوسرے بیٹے طریف خوارج کی جنگ میں مقتول ہوگئے، توحالات میں سکون پیدا ہونے کے بعد حضرت عدی نے جواب دیا : ہاں ضرورپادااوربڑے نرنے محض پادا۔ یہ   کے قتل کے تیجہ اورسلسلے میں بکریوں نے پادایا نہیں؟ حضرت عدی   نے بطورطنز کہا : ''ھل حبقت العنز فی قتل عثمان؟،، یعنی : عثمان   خاص حضرت معاویہ اس امر کا اعتراف تھا کہ ان کا قول ''لا یبحق فی قتل عثمان عناق،، یعنی : ان کی یہ پشین گوئی یا اندازہ غلط تھا۔ عبیداللہ رحمانی مبارکپوری 7 جمادی الاولی 1387ھ

(مکتوب بنام مولانا محمد امین اثری)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 1

صفحہ نمبر 140

محدث فتویٰ